باب 4

خواتین کو بااختیار بنانا
(Women's Empowerment)

تدریسی مقاصد:

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہوجائیں گے کہ وہ:

1- قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق کی مختصر تاریخ بیان کرسکیں۔
2- تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار بیان کرسکیں۔
3- 1947ء سے تا حال قومی ترقی میں خواتین کی خدمات پر بحث کرسکیں۔
4- تشدّد اور خواتین پر تشدّد کی تعریف کرسکیں اور اس کے معاشرے پر اثرات آئینی دفعات کے حوالے سے بیان کرسکیں۔
5- پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومت کے اقدامات پر بحث کرسکیں۔
6- خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومت کے اقدامات بیان کرسکیں۔

Web Version of PCTB Textbook

قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں خواتین کے حقوق
(Women's Rights in Islam in the light of Quran and Sunnah)

اسلام دینِ فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے سب انسان برابر ہیں۔ سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ اس لحاظ سے اسلام میں جنس کی بنیاد پر عورت مرد کی کوئی تفریق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دونوں ہی اس کی مخلوق ہیں۔ قرآن وحدیث میں کثیر تعداد میں ایسے احکامات موجود ہیں جس سے اسلام میں عورت کے مقام، اہمیت اور اس کے حقوق کا تعین ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

(ترجمہ) اے لوگو! اپنے ربّ (کی نافرمانی) سے ڈرو جس نے تمھیں ایک جان (آدم علیہ السّلام) سے پیدا فرمایا اور اُسی سے اُس کی زوجہ (حوا علیھا السّلام) کو پیدا فرمایا اور پھیلا دیے (زمین پر) اُن دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر 1:)

عورت وہ لفظ ہے جو انسان کو عزت وحرمت سے آگاہ کرتا ہے اور جس کے وجود سے کائنات میں رنگ ہے۔ تمام مذاہب بشمول اسلام ہر قسم کے نسوانی تشدّد کی مذمت کرتے ہیں۔ اسلام نے خواتین کو حکومت، سیاست، قیادت، انتظامات اور مشاورت سمیت زندگی کے تمام شعبوں میں اہم ذمہ داریاں سونپ دیں۔ اکثر عورتیں اس تصور کی بنا پر تشدّد کا شکار ہوتی ہیں کہ وہ مَردوں کی نسبت کم تر ہیں۔ بہر حال

قرآن مجید کی یہ آیات اس بات کی ترجمانی کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں مَردوں اورعورتوں کا رتبہ بحیثیت انسان برابر ہے۔

- (اللہ نے فرمایا) بے شک میں ضائع کرنے والا نہیں ہوں تم میں سے کسی بھی عمل کرنے والے کے عمل کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت تم ایک دوسرے (کی جنس) سے ہو۔ (سورۃ آلِ عمران، آیت نمبر:195)
- جو شخص بھی نیک عمل کرے (خواہ) مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو تو ضرور ہم اسے زندہ رکھیں گے پاکیزہ زندگی کے ساتھ اور ضرور اُنھیں ان کا اَجر عطا فرمائیں گے ان کے بہترین اعمال کے مطابق جو وہ کیا کرتے تھے۔ (سورۃ النحل، آیت نمبر:97)

عرب معاشرے میں اسلام کی آمد سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی پیدا ہونے پر اسے زندہ در گور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے لڑکی کو رحمت بنایا اور گھر کا سکون بنایا۔ اسلام کا سورج طلوع ہوا تو عورت کو ظلم کے ان اندھیروں سے نجات ملی۔ اسلام نے عورت کو ذلت سے چھٹکارا دِلا کر عزت و حُرمت سے نوازا۔ عورت کو زندہ دفنانے کی جاہلانہ رسم ختم ہوئی۔ اسلام نے ہی عورتوں کو مَردوں کے مساوی حقوق دیے اور عورت کی حیثیت مستحکم کی۔

اسلام نے عورت کو مساوی حقوق، عزت کا تحفظ، وراثت میں حصہ، حق مہر، خلع کا حق، تعلیم و تربیت کا حق، علیحدگی کی صورت میں اولاد رکھنے کا حق، رائے دہی کا حق، مشاورت کا حق عطا کیا۔ اگر عورت کے پاس ذریعہ روزگار ہو تب بھی اسلام نے یہ نہیں کیا کہ وہ اولاد کی کفالت کرے۔ یہ ذمہ داری والد کی ہے۔ ماں بہن بیٹی، بیوی کی شکل میں اسلام نے ہر رشتے سے عورت کا ترکے میں حصہ رکھا ہے۔

اسلام میں عمل اور اجر میں مرد و عورت مساوی ہیں چناں چہ قرآن مجید میں واضح کر دیا گیا کہ:

(ترجمہ) مردوں کے لیے اُس میں سے حصّہ ہے جو انھوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اُس میں سے حصّہ ہے جو انھوں نے کمایا اور اللہ سے اُس کا فضل مانگتے رہو بے شک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر:32)

مزید فرمایا: اور جو نیک اعمال کرے گا (خواہ) وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ وہ مومن ہو تو وہی لوگ جنّت میں داخل ہوں گے اور اُن پر ایک تل کے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ (سورۃ النساء، آیت نمبر:124)

قرآن مجید کے علاوہ کئی احادیث رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں بھی عورتوں کے حقوق و فرائض اور ان کی معاشرے میں اہمیت کا ذکر موجود ہے۔ خود دو جہاں کے محبوب حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ: ''جس نے دو لڑکیوں کی کفالت کی تو میں اور وہ جنّت میں اس طرح داخل ہوں گے، جس طرح میری یہ دو انگلیاں آپس میں قریب ہیں۔'' (سنن ترمذی، حدیث نمبر:1913)

حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک حدیث میں فرمایا: ''عورتوں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔''

دوسری جگہ فرمایا: ''تم میں سے کسی کے پاس تین لڑکیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھّا سلوک کرے تو جنّت میں ضرور داخل ہوگا۔'' (سنن ترمذی، حدیث نمبر:1911)

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مزید فرمایا:

Web Version of PCTB Textbook

''دین آسان ہے،لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو،لوگوں کو مشکلات میں مت ڈالو۔'' (صحیح بخاری)

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے عورت کو نہ صرف باوقار بنایا بلکہ اُسے چادر اور چار دیواری کی صورت میں تحفظ بھی عطا کیا۔

حج کے موقع پر صفا و مروہ کے مقام پر، حضرت ہاجرہ علیہا السّلام کی سُنّت کی پیروی کرتے ہوئے سعی کا رُکن ادا کرنے سے اسلام میں خواتین کا مقام و مرتبہ اُجاگر ہوتا ہے۔ حضرت ہاجرہ علیہا السّلام حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے لیے خوراک اور پانی تلاش کرنے کے لیے صفا و مروہ کے درمیان دوڑیں، آپ علیہا السّلام کا یہ عمل خالقِ کائنات کو اتنا پسند آیا کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (دوڑنا) حج کا رُکن ٹھہرا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مردوں اور عورتوں پر لازم قرار دیا کہ وہ فریضۂ حج کی تکمیل کے لیے حضرت ہاجرہ علیہا السّلام کی سُنّت پر عمل کرتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں۔

حضور پاک خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی پہلی زوجہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا جزیرہ نما عرب کی ایک دولت مند خاتون تھیں۔ ان کا مکہ معظّمہ میں ایک تجارتی مرکز تھا جسے وہ خود سنبھالتی تھیں۔ ان کا تجارتی سامان شام جیسے دور دراز ممالک کی منڈیوں تک جاتا تھا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے کاروبار کی کامیابی کو اس طرح دیکھا جاتا ہے کہ جب قبیلہ قریش کے تجارتی قافلے دوسرے ممالک کو جاتے تھے تو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کا قافلہ قریش کے سارے قافلوں کے برابر ہوتا تھا۔

بعثتِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد ہمارے نبی حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرتی اصلاحات کے لیے جدوجہد کے سلسلے کا اہم پہلو دنیا اور عرب کے مظلوم اور محکوم طبقات خصوصاً خواتین، خدام اور یتیموں کو بنیادی حقوق مہیا کرنا ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا، حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا اور حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنھا تاریخِ اسلامی میں خواتین کے کارناموں کی وہ مثالیں ہیں جو ظلم و جبر کے سامنے ثابت قدم رہیں اور مشکل کی گھڑیوں میں مسلم خواتین کی رہنمائی کرتی رہیں۔ ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ دنیا اور آخرت دونوں میں بحیثیت انسان، مرد اور عورت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں برابر ہیں۔ ان کو آخرت میں اپنے اپنے اعمال کے مطابق سزا اور جزا دی جائے گی، جو انھوں نے اس دنیا میں سرانجام دیے ہوں گے۔

تحریکِ پاکستان میں خواتین کا کردار
(Women's Role in Pakistan Movement)

پاکستان کا قیام اس طویل جدوجہد کا ثمر ہے جو مسلمانانِ برصغیر نے اپنے علیحدہ قومی تشخص کی حفاظت کے لیے شروع کی۔ قیامِ پاکستان کی جدوجہد آسان نہ تھی۔ اس عظیم جدوجہد میں برصغیر کی مسلم خواتین نے بھی لازوال کردار ادا کیا جو اپنی مثال آپ ہے۔ ان خواتین میں مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناح، بیگم مولانا محمد علی جوہر، بیگم سلمٰی تصدق حسین، بیگم جہاں آرا شاہنواز، بیگم رعنا لیاقت علی خاں، بیگم جی اے خاں، بیگم پروفیسر سردار حیدر جعفر، بیگم گیتی آرا، بیگم ہمدم کمال الدین، بیگم فرخ حسین، بیگم زریّں سرفراز، بیگم شائستہ اکرام اللہ،

Web Version of PCTB Textbook

فاطمہ بیگم، بیگم وقار النسا نون اور لیڈی نصرت ہارون سمیت متعدد عظیم خواتین شامل ہیں جنھوں نے برصغیر کی مسلم خواتین میں آزادی کے حصول کا شعور بیدار کر کے انھیں قیامِ پاکستان کی جدوجہد میں فعال کردار کے لیے منظم کیا۔

یہ وہ خواتین تھیں جو بیسویں صدی میں عملی، معاشرتی، تعلیمی، سیاسی، میدان کی جانباز سرگرم اور نڈر کارکن رہیں۔ انھوں نے نہ صرف عام گھریلو عورت میں سیاسی شعور بیدار کیا بلکہ علیحدہ ملی تشخص کی تحریک کا جذبہ بھی اجاگر کیا۔ ان میں سے چند خواتین کا تحریکِ پاکستان میں کردار ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

قائداعظمؒ کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح تحریکِ پاکستان کی جدوجہد میں قائداعظمؒ کے قدم بہ قدم ساتھ رہیں اور مسلم خواتین کی بیداری میں اہم کردار ادا کیا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی وہ متحرک ممبر تھیں۔

بیگم سلمیٰ تصدق حسین نے مسلم لیگ کے شعبۂ خواتین کے قیام کے بعد مسلم خواتین کو مسلم لیگ کی رکن بنانے کی مہم میں بھرپور حصہ لیا۔ مارچ 1940ء میں لاہور میں منعقدہ مسلم لیگ کے اجلاس میں شرکت کے لیے آنے والی سیاسی رہنماؤں کی بیگمات اور خواتین وفود کی میزبانی کا فریضہ انجام دیا اور پنجاب خواتین مسلم لیگ کی جوائنٹ سیکرٹری منتخب ہوئیں۔

سول سیکرٹریٹ پر مسلم لیگ کا جھنڈا لہرانے والی فاطمہ صغریٰ تحریکِ پاکستان کی فعال رکن تھیں اس وقت ان کی عمر فقط 14 برس تھی۔ انھیں حراست میں لیا گیا مگر اس باہمت لڑکی نے ہمت نہ ہاری اور مسلم خواتین کو متحرک کرتی رہیں۔

بیگم شائستہ اکرام اللہ مسلم گرلز فیڈریشن تنظیم کی روحِ رواں تھیں اس زمانے میں نوجوان لڑکیوں کو منظم کرنا کوئی آسان کام نہ تھا مگر اس دشوار مرحلے پر آپ نے ہمت نہ ہاری اور ہندوستان بھر کی طالبات کو منظم کرنے میں اپنا کردار ادا کیا۔

بیگم رعنا لیاقت علی پاکستان کی پہلی خاتونِ اوّل، پاکستان کے پہلے وزیراعظم لیاقت علی خان کی بیگم تھیں۔ اُنھوں نے قیامِ پاکستان کے بعد مہاجرین کی بحالی کے لیے خدمات انجام دیں۔ وہ سندھ کی پہلی خاتون گورنر تھیں۔ پاکستان بننے سے قبل آپ نے عورتوں کی ایک تنظیم آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن (اپوا) قائم کی۔ وہ ہالینڈ اور اٹلی میں پاکستان کی سفیر بھی رہیں۔

تحریکِ پاکستان کی رہنما بیگم مولانا محمد علی جوہر نے اپنی خوشدامن ''بی اماں'' کے ہمراہ تحریک خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ انھوں نے نہ صرف خواتین بلکہ مردوں میں بھی سیاسی شعور بیدار کیا۔

بیگم جہاں آرا شاہنواز علامہ اقبالؒ کے گہرے دوست بیرسٹر شاہنواز کی اہلیہ تھیں۔ 1930ء میں گول میز کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گئیں۔ پھر دوسری اور تیسری گول میز کانفرنسوں میں بھی خواتین کی نمائندگی کی۔ وہ مسلم خواتین میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کے لیے آل انڈیا مسلم لیگ ویمن کمیٹی کی رکن بنیں۔ 1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں شریک ہوئیں۔

لیڈی نصرت ہارون نے بھی تحریکِ خلافت میں بھرپور حصہ لیا۔ 1925ء میں انھوں نے کراچی میں ''اصلاح الخواتین'' کے نام سے ایک انجمن قائم کی جسے کراچی میں مسلمان خواتین کی پہلی انجمن ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ مختصراً تحریکِ پاکستان میں خواتین نے کئی

Web Version of PCTB Textbook

رکاوٹوں کے باوجود اہم کردار نبھائے۔

قیامِ پاکستان 1947ء سے عہدِ حاضر تک قومی ترقی میں خواتین کی خدمات
(Women's Contribution in National Development from 1947 Till Now)

2017ء کی مردم شماری کے مطابق پاکستان کی قریباً نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کسی بھی قوم کی تعمیر و ترقی میں اہم ترین حیثیت رکھتی ہے۔ وہ ان نسلوں کی امین ہیں جنھوں نے ملک کو استحکام بخشا۔ پاکستان میں ہر شعبہ زندگی میں وہ اپنی صلاحیتوں اور کارکردگی کے جھنڈے گاڑ رہی ہیں۔ میڈیا پر جس تیزی سے انھوں نے اپنا کردار سنبھالا ہے وہ انھی کا خاصہ ہے۔ تعلیمی درسگاہوں سے لے کر ایوانِ سیاست تک ہماری پُرعزم خواتین نے اپنے نام روشن کیے ہیں۔ پاکستان کی خواتین اپنے ملک کی تعمیر و ترقی اور سماجی بہبود کے لیے اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں۔ ملک میں عام لوگوں کی فلاح و بہبود اور بہتری کے لیے خواتین انفرادی اور اجتماعی طور پر خلوصِ نیت سے سرگرمِ عمل ہیں۔ خصوصی بچوں کے سکول ہوں، بوڑھے لوگوں کے لیے سر چھپانے کی جگہیں ہوں، نادار عورتوں کے لیے دستکاری سکھانے کے ادارے ہوں، ان سے وابستہ ہماری عورتیں اپنی ہمت اور بساط سے زیادہ کام کرتی ہیں۔

محترمہ فاطمہ جناح

محترمہ بے نظیر بھٹو

خواتین کسی بھی حوالے سے مرد سے پیچھے نہیں ہیں بلکہ معاشرے میں خواتین کا کردار دوہری اہمیت کا حامل ہے۔ قیام پاکستان میں محترمہ فاطمہ جناح کا کردار کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

پاکستان کی تاریخ کے سب سے پہلے صدارتی انتخابات 2 جنوری 1965ء کو منعقد ہوئے تھے۔ ان انتخابات میں محترمہ فاطمہ جناح نے جنرل ایوب خان کے مقابلے میں انتخابات میں حصہ لیا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو دو مرتبہ پاکستان کی وزیر اعظم بنیں۔ اِن کے علاوہ خواتین عدالتوں میں بطور جج اور وکیل کام کرتی نظر آتی ہیں۔

فیصل آباد کی ایک لڑکی ارفع کریم نے 9 سال کی عمر میں کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں اعلیٰ قابلیت کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا۔ وہ آج ہم میں زندہ نہیں اور اللہ کو پیاری ہو چکی ہیں۔

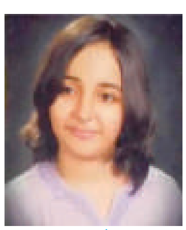

ارفع کریم

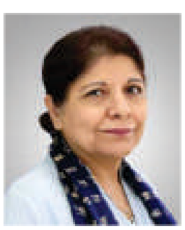

شمشاد اختر

ملک کے بینکوں اور اہم اداروں میں بھی خواتین اپنا بھرپور کردار ادا کر رہی ہیں مثلاً ایک خاتون شمشاد اختر سٹیٹ بینک آف پاکستان کی گورنر رہ چکی ہیں۔ ایسی خواتین کی ایک طویل فہرست ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

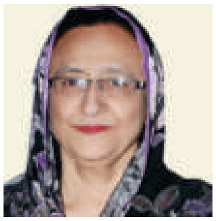
محترمہ بلقیس ایدھی

سماجی شعبے میں محترمہ بلقیس ایدھی کئی دہائیوں سے لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں بہتری لانے میں مصروفِ عمل ہیں۔بلقیس ایدھی نے اپنی پوری زندگی پاکستان کے نہایت پسماندہ، دکھی اور بے سہارا لوگوں کی خدمت میں صرف کردی ہے۔بلقیس ایدھی پاکستان کی حکومت سے تمغائے امتیاز حاصل کرچکی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

محترمہ بلقیس بانو ایدھی عبدالستار ایدھی کی بیوہ اور ایدھی فاؤنڈیشن کے علاوہ بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن کی بھی سربراہ ہیں۔حکومت پاکستان نے انھیں ہلالِ امتیاز سے نوازا ہے۔بلقیس ایدھی فاؤنڈیشن لاوارث بچوں کی دیکھ بھال سے لے کر لاوارث اور بے گھر لڑکیوں کی شادیاں کروانے کی ذمہ داری انجام دیتی ہے۔

محترمہ ڈاکٹر نفیس صادق اقوامِ متحدہ میں انڈر سیکریٹری جنرل کے عہدے پر فائز رہ چکی ہیں۔ یہ دنیا کی پہلی خاتون تھیں جو اقوامِ متحدہ میں اتنے اعلیٰ عہدے پر فائز ہوئیں۔

ثمینہ بیگ

پاکستان کی ایک بیٹی ثمینہ بیگ، پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو ماؤنٹ ایورسٹ کو سر کرچکی ہیں۔اس کے علاوہ ثمینہ دنیا کے سات برّاعظموں کی سات بلندترین چوٹیوں کو بھی سر کرچکی ہیں۔نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں انھوں نے عزم وہمت کی اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔

خواتین پاکستان میں تقریباً تمام بڑے شعبوں میں مثلاً فوج، صحت، تعلیم، کھیل، شوبز اور سیاست میں نمایاں کردار ادا کررہی ہیں اور یہ ثابت کررہی ہیں کہ وہ ملک وقوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ یہ باہمت خواتین کامیابیوں اور نئی جہتوں کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ڈاکٹر فہمیدہ مرزا کا تعلق پاکستان کے صوبہ سندھ سے ہے۔وہ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو 2008ء سے 2013ء تک قومی اسمبلی کی سپیکر رہیں۔

تشدّد اور خواتین پر تشدّد کی تعریف
(Definition of Violence and Violence against Women)

عالمی ادارہ صحت کے مطابق تشدّد جسمانی قوت یا جبر کا وہ ارادتاً استعمال ہے، جس میں زخم، موت، نفسیاتی تکلیف یا کسی چیز سے محرومی ممکن ہو۔خواتین پر تشدّد، صنفی تشدّد کی ایک قسم ہے، جس کی بنا پر عورت کے جسمانی، دماغی اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیتوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

اقوامِ متحدہ کے مطابق خواتین پر تشدّد وہ عمل ہے جس میں جسمانی، دماغی یا جنسی نقصانات شامل ہیں۔ اس طرح عورت کو اس کی عوامی یا ذاتی زندگی میں دھمکی آمیز باتوں اور جبر سے آزادی کی نعمت سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ بہت سے لوگ یہ سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں کہ تشدّد خاندان یا گھر میں ناممکن ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شمار یہ ظاہر کرتے ہیں کہ دنیا میں ہر تین میں سے ایک یا قریباً 35 فیصد خواتین وہ ہیں جن پر اُن کے خاندان کے ہی کسی فرد یا کسی جاننے والے نے تشدد کیا ہوتا ہے۔

آئینی دفعات کے حوالے سے تشدّد کے معاشرے پر اثرات

(Violence Impacts upon Pakistan's Society with reference to Constitutional Provisions)

دنیا کے دیگر حصوں کی طرح پاکستان میں بھی خواتین تشدّد کا شکار ہوتی ہیں۔ پاکستان میں خواتین پر مختلف طریقوں سے تشدّد کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر قتل، ہراساں کرنا، تیزاب پھینکنا، گھریلو تشدّد، تسلی بخش جہیز نہ لانے پر سسرال کی طرف سے تشدّد وغیرہ۔ تشدّد نہ صرف جسمانی ہوتا ہے بلکہ یہ جذباتی اور معاشی تنگی کی صورت میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔

تشدّد کا شکار ہونے والی خواتین میں دیہاتی، شہری، امیر، غریب اور مختلف اعتقادات پر یقین رکھنے والی خواتین شامل ہیں۔ بعینہٖ مجرم بھی کسی مخصوص طبقے سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ ان میں بھی امیر، غریب، مذہبی، غیر مذہبی، تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ افراد شامل ہوتے ہیں۔ مجرم تشدّد کا شکار ہونے والی خاتون کے جاننے والے ہو سکتے ہیں یا وہ اجنبی بھی ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات عورت بھی عورت پر تشدّد کر گزرتی ہے۔

پاکستان کا موجودہ آئین اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ خواتین کسی صورت میں بھی تشدّد کا شکار ہوں۔ تشدّد کے معاشرے پر ناخوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ معاشرہ بے چینی اور بدامنی کا شکار ہو سکتا ہے۔ معاشرے میں رہتے ہوئے افراد کے حقوق چھینے جا سکتے ہیں۔ معاشرے میں تشدّد کے بڑھنے سے لوگ عدم مساوات اور عدم تحفظ کا شکار ہو سکتے ہیں۔

خواتین پر تشدّد کے بارے میں عام تصوّرات

(Common Ideas about Violence against Women)

تشدّد کی درج ذیل وجوہات ہو سکتی ہیں:

-1 معاشرے نے اس کو بالعموم مشترکہ عمل سمجھ کر قبول کر لیا ہے۔

-2 مجرموں کے خلاف سزا پر عمل درآمد نہیں ہوتا۔

-3 معاشرے میں عدم مساوات اور برابری کا نہ ہونا۔

-4 مزید یہ کہ اسلام میں خواتین کو جو حقوق دیے گئے ہیں ان سے خواتین واقف نہیں ہوتیں۔

Web Version of PCTB Textbook

غلط مفروضہ (Myth)

یہ غلط مفروضہ رائج ہو چکا ہے کہ خواتین اپنی غلطی کی وجہ سے تشدّد کا شکار ہوتی ہیں۔

حقیقت (Fact)

بعض لوگوں کی یہ دلیل ہوتی ہے کہ تشدّد کا انحصار خواتین کے ملبوسات، ان کی ازدواجی حیثیت، ان کے طرزِ حیات اور ان کی سوچ کی بنا پر ہوتا ہے۔ یہ دلیل غلط ہے کیونکہ اس کا وبال مجرم کے بجائے مظلوم عورت پر ہوتا ہے۔ اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ تشدّد میں صرف مجرم ہی قصوروار ہوتا ہے، مظلوم عورت نہیں۔ تشدّد کا ارتکاب عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب جھگڑے کے حل کا کوئی دوسرا راستہ موجود نہ ہو۔ بہر حال جھگڑے کے حل کے لیے صلح صفائی کا طریقہ اختیار کیا جائے، تاکہ تشدّد کے واقعات میں کمی اور خاتمہ ہو سکے۔

غلط مفروضہ (Myth)

یہ کہ عورتوں پر تشدّد کا ارتکاب اس وقت ہوتا ہے جب وہ گھر سے باہر کوئی کردار ادا کرتی ہیں۔

حقیقت (Fact)

ہمارے معاشرے میں عورتوں کی گھر سے باہر کی زندگی عموماً بڑی غیر محفوظ ہے، اس لیے عورتوں کو عوامی مقامات پر جانے سے منع کیا جاتا ہے۔ یہ تصور بھی غلط ہے۔ عورتوں پر تشدّد باہر کی طرح گھر میں بھی ہو سکتا ہے۔ بہر حال عوامی جگہوں پر جانا مرد اور عورت دونوں کا یکساں حق ہے۔ عوامی مقامات پر جانے کے لیے عورتوں پر پابندی لگانے کے بجائے اُن مقامات کو قابل رسائی اور محفوظ بنایا جائے۔

پاکستان میں خواتین پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی سطح پر اقدامات
(Government's efforts to address the issue of violence against Women in Pakistan)

مملکت خداداد پاکستان کا وجود نفاذ اسلام کے لیے عمل میں لایا گیا، یہاں عورتوں پر تشدّد اور ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے قرآن وسنّت کی روشنی میں کئی قوانین تشکیل دیے گئے ہیں۔ ان میں عائلی قوانین 1961ء کے بعض قوانین جو کہ قرآن وسنت کے مطابق ہیں ان سے حقوقِ نسواں کو تحفظ حاصل ہوا ہے۔ عورتوں پر مظالم اور ان کے حقوق غصب کرنے سے متعلق اسمبلی اور سینٹ نے ترمیمی بل بھی منظور کیا ہے۔ پاکستان میں عورتوں پر تشدّد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے:

پنجاب میں کم عمری کی شادی پر پابندی کا ایکٹ 2015
(Punjab Marriage Restraint Act, 2015)

پاکستان میں کم عمری کی شادی کا رواج عام ہے۔ پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے

Web Version of PCTB Textbook

لیے 18 سال مقرر ہے۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 2015 میں شادی ایکٹ میں ترمیم کی ہے کہ اگر والدین، نکاح رجسٹرار یا یونین کونسل کا عملہ 16 سال سے کم عمر لڑکیوں اور 18 سال سے کم عمر لڑکوں کی شادی کرواتا ہے، تو ان کو قید اور بھاری جرمانے کی سزا دی جائے گی۔

حکومتِ پنجاب کا تحفظِ نسواں ایکٹ 2016

(The Punjab Protection of Women Against Violence Act, 2016)

خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے 24 فروری 2016ء میں پنجاب حکومت نے ''پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ'' منظور کیا۔ یہ ایکٹ ان خواتین کو انصاف، تحفظ اور امداد مہیا کرتا ہے جو تشدّد کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ ایکٹ تشدّد زدہ متاثرہ خواتین کو مختلف جرائم سے تحفظ دے کر انصاف فراہم کرتا ہے، جیسے تشدّد کے اظہار، گھریلو بدسلوکی، جذباتی اور نفسیاتی بے ہودگی، معاشی تنگی، پیچھا کرنا اور سائبر کرائمز وغیرہ۔

Web Version of PCTB Textbook

خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومتی کردار

(Government's Efforts regarding Women's Protection and Women's Empowerment)

پاکستان میں بہت سی خواتین تشدّد کے خلاف آواز نہیں اٹھاتیں کیونکہ انھیں ناانصافی کے خلاف کوئی معاشرتی امداد میسر نہیں ہوتی۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے صوبائی حکومت نے صوبے میں ضلعی سطح پر "انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین" قائم کیے ہیں۔ یہ مراکز صبح سے شام تک کھلے رہتے ہیں اور وہاں کا تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین کے تحفظ اور ان کو بااختیار بنانے میں حکومت نے درج ذیل اقدامات کیے ہیں:

1- ضلعی سطح پر قائم انسدادِ تشدّد مراکز برائے خواتین میں تشدّد سے متاثرہ خواتین کو پولیس تک رسائی حاصل ہے۔

2- تشدّد سے متاثرہ خاتون کے پسماندگان کو ضرورت پڑنے پر طبی، قانونی اور نفسیاتی امداد مہیا کی جاتی ہے۔ اسی طرح ان کو پناہ گاہیں بھی میسر ہیں۔

3- اگر کسی مرکز میں انھیں کوئی مشکل پیش آتی ہے تو وہ محافظ ٹیموں سے رابطہ کر سکتے ہیں، جن کے سربراہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز (District Women Protection Officer-DWPO) ہیں۔

4- خواتین ہی ضلعی تحفظِ خواتین کمیٹیوں (District Women Protection Committees-DWPC) کا حصہ ہیں، جو خواتین کو تشدّد سے بچانے کے لیے کسی جگہ بھی داخل ہو سکتی ہیں۔

5- متاثرہ خواتین اگر سنٹر نہیں آ سکتیں تو اس کے لیے ٹال فری نمبر قائم کیے گئے ہیں تاکہ وہ فون کے ذریعے معلومات اور امداد حاصل کر سکیں۔ یہ ٹال فری نمبر پہلے سے قائم شدہ ٹال فری نمبر 1043 کے علاوہ ہے، جہاں خواتین تشدّد کے خلاف شکایات کر سکتی ہیں۔ ہر

عورت اپنے موبائل فون یا لینڈ لائن، نمبر سے ہیلپ لائن (Helpline) کو کال کر سکتی ہیں۔ ہیلپ لائن آپریٹرز خواتین کی شکایات کے اندراج کی معلومات وغیرہ فراہم کرتے ہیں اور ان کا رابطہ ضلعی تحفظِ خواتین آفیسرز یا مقامی پولیس اسٹیشن اور دیگر ضلعی حکومتی حکام سے کرواتے ہیں۔ایس ایم ایس (SMS) نمبر 8787 کے ذریعے بھی پولیس سے رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

پاکستان کے 1973ء کے آئین کے مطابق تمام انسانوں کو آزادانہ زندگی گزارنے کا حق حاصل ہے تاکہ وہ معاشرے کے آزاد اور برابر کے شہری بن سکیں۔جب تک خواتین عدم مساوات اور ظلم کا شکار ہیں، وہ اپنا جائز مقام حاصل نہیں کر سکتیں۔خواتین کے جرائم کے خلاف خاموشی بے شمار مظالم کا سبب بنتی ہے۔ پاکستان کے ہر شہری پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ تشدّد کا شکار خواتین کی امداد کرے اور ان کے تحفظ کے لیے حکومت سے تعاون کرے۔ایسے شہریوں کی بھی حفاظت کی جائے جو تشدّد کا شکار خواتین کے مقدمات کو متعلقہ حکام تک پہنچاتے ہیں۔ہم ظلم اور ناانصافی کے خلاف آواز اُٹھا کر ہی اپنے معاشرے کو ترقی یافتہ اور خوشحال بنا سکتے ہیں۔ ایک انصاف پر مبنی اور خوشحال معاشرہ ہی امن اور محبت کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

Web Version of PCTB Textbook

کیا آپ جانتے ہیں؟

اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور 1948ء میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی۔
1979ء کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن (Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women) کو منظور کیا گیا۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں۔درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

☆ عرب معاشرے میں اسلام سے پہلے دورِ جاہلیت میں لڑکی کو:

(الف) جلا دیتے تھے　　(ب) ونی کر دیتے تھے
(ج) زندہ دفن کرتے تھے　　(د) عزت دیتے تھے

☆ اسلام دینِ فطرت ہے جس کی تعلیمات کے مطابق بنیادی حقوق کے لحاظ سے ہیں:

(الف) سب عورتیں برابر ہیں　　(ب) تمام افراد برابر ہیں
(ج) سب بچے برابر ہیں　　(د) سب انسان برابر ہیں

☆ قائدِ اعظم کے قدم بہ قدم تحریک پاکستان میں شامل رہیں:

(الف) بیگم فرخ حسین (ب) محترمہ فاطمہ جناح

(ج) بیگم مولانا محمد علی جوہر (د) نصرت ہارون

☆ لاکھوں پاکستانیوں کی زندگیوں میں تبدیلی لانے میں مصروف ہیں:

(الف) محترمہ بلقیس ایدھی (ب) محترمہ بینظیر بھٹو

(ج) ثمینہ بیگ (د) ڈاکٹر نفیس صادق

☆ پنجاب میں لڑکیوں کی شادی کی قانونی عمر ہے:

(الف) 14 سال (ب) 16 سال

(ج) 18 سال (د) 20 سال

☆ خواتین تشدد کے خلاف کس نمبر پر شکایات کرسکتی ہیں:

(الف) 1043 (ب) 1085

(ج) 1016 (د) 1030

☆ پنجاب حکومت نے "پنجاب تحفظِ نسواں ایکٹ" منظور کیا:

(الف) 24 جنوری 2010 (ب) 16 فروری 2015

(ج) 24 فروری 2016 (د) 15 ستمبر 2017

2- خالی جگہ پر کریں۔

☆ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ۔۔۔۔۔۔ سے پیدا کیا۔

☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔

☆ پاکستان کی پہلی خاتونِ اوّل ۔۔۔۔۔۔۔ ہیں۔

☆ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ پاکستان کی پہلی خاتون ہیں جو ماؤنٹ ایورسٹ سر کر چکی ہیں۔

☆ SMS نمبر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کے ذریعے سے بھی آپ عورتوں پر تشدد کی اطلاع کر سکتے ہیں۔

Web Version of PCTB Textbook

3- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

☆ قرآن کریم کی ایک آیت کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔
☆ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ایک حدیثِ مبارک کی روشنی میں خواتین کے حقوق بیان کریں۔
☆ تحریکِ پاکستان میں شامل تین خواتین کے نام لکھیں۔
☆ خواتین پر تشدد کی تعریف کریں۔
☆ پنجاب میں لڑکے اور لڑکی کی شادی کی قانونی عمر کیا ہے؟
☆ خواتین پر تشدد کی شکایات آپ کس نمبر پر کر سکتے ہیں؟

4- مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

☆ قرآن وسنت کی روشنی میں اسلام میں عورت کے حقوق بیان کریں۔
☆ تحریکِ پاکستان میں عورت کے کردار پر بحث کریں۔
☆ پاکستان کی ترقی میں خواتین کے کردار پر بحث کریں۔
☆ پاکستان میں نسوانی تشدد کے خاتمے کے لیے حکومتی اقدامات پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمی

☆ طلبہ گروپ کی شکل میں خواتین کو تشدد سے بچاؤ کے موضوع پر بحث کریں۔

Web Version of PCTB Textbook

فرہنگ

باب 1

نوٹ: الفاظ کے معانی کتابی متن کو مدِنظر رکھ کر درج کیے گئے ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِختلافِ رائے	رائے کا اِختلاف	محققین	محقق کی جمع، تحقیق کرنے والے
اخوت	بھائی چارہ	مستحکم	مضبوط
اقدار	قدر کی جمع، معاشرتی سطح پر پسندیدہ عمل، اچھی روایات	مکاتبِ فکر	مختلف سوچ رکھنے والے لوگ۔ انگریزی میں اس کے لیے School of Thoughts کی اِصطلاح رائج ہے۔
مصلحین	اصلاح کرنے والے لوگ		
اِنقلاب	تبدیلی		
آگاہی	شعور، واقفیت	ہندوازم	ہندومت۔ ہندو مذہب
آئیڈیالوجی	انگریزی لفظ، اِصطلاح Ideology جسے نظریہ کے معانی میں لیا جاتا ہے۔	وجوہات	وجہ کی جمع، اسباب
		مساوات	برابری، اعلیٰ اور ادنیٰ کا برابر ہونا
بانی	بنیاد رکھنے والا	اشاعت	پھیلاؤ۔ ترویج
بیشتر	زیادہ تر	درس	سبق
ترکیب	ساخت، بناوٹ	فضیلت	بڑائی، برتری
دِلی لگاؤ	دلی محبت	مرتکب ہونا	ارتکاب کرنا۔ کسی عمل کا سرزد ہونا
رواداری	برداشت	یکساں	مساوی، ایک جیسا
فلاح	بھلائی	اِطلاق	لاگو کرنا
قیاس کرنا	اندازہ لگانا	ارتقا	درجہ بہ درجہ ترقی
لائحہ عمل	طریقۂ کار	محیط	پھیلا ہوا۔ مُشتمل

Web Version of PCTB Textbook

شمولیت	شامل ہونا	مملکت	ریاست، ملک
پالیسی	منصوبہ	عقائد	عقیدہ کی جمع
آباواجداد	بڑے، بزرگ	اِسلامی شریعت	اِسلامی قانون
محصول	ٹیکس	نصب العین	زندگی کا اوّلین مقصد
حامی	حمایتی، طرف دار	تخلیق کرنا	بنانا۔تشکیل کرنا

باب 2

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صاحبزادگان	صاحبزادہ کی جمع	مخلوط طریقہ انتخابات	وہ طریقہ جس میں ہندو، مسلم اور دیگر قوموں کے لیے علیٰحدہ سیٹیں مخصوص نہ ہوں
مصلح	اِصلاح کرنے والا		
مجدد	تجدید کرنے والا		
اثر ورسوخ	قربت۔تعلق	مسوّدہ	دستاویز۔لکھا ہُوا۔بِل (Bill)
عسکری	فوجی	اوّلیت دینا	اہمیت دینا
اِحیا	دوبارہ زندہ کرنا	باہم متّصل	ایک دوسرے سے مِلے ہوئے۔
راغب کرنا	ترغیب دلانا	اکائی	مخصوص حد بندی کا علاقہ/شہر/صوبہ
تشخص	پہچان۔شناخت	ردّوبدل	تبدیلی
میثاق	معاہدہ	دخل اندازی کرنا	مداخلت کرنا
حلیف	دوست۔ساتھی	دستوری حیثیت	قانونی اورآئینی حیثیت
عدم تعاون	تعاون نہ کرنا	ترمیم	تبدیلی
تحفّظات	خدشات	مدبرّانہ	دانش مندانہ
ردکرنا	ٹھکرانا	معرضِ وجود میں آنا	تخلیق/تشکیل پانا
داخلی	اندرونی	قیادت	رہنمائی

Web Version of PCTB Textbook

آبادکاری	مہاجرین کے لیے رہائش کی فراہمی
مواصلات	ٹرانسپورٹ
نوزائیدہ مملکت	نئی وجود میں آنے والی ریاست
اِجرا کرنا	جاری کرنا
آبیاری کرنا	سینچنا-خدمت کرنا
ملک گیر	مُلک بھر کا/کی
موسوم کرنا	کے نام کرنا
تفویض کرنا	سونپنا-دینا
تعصّب	تنگ نظری
دساتیر	دستور کی جمع-آئین
دستور سازی	آئین بنانا
وفاقی	مرکزی
فقدان	کمی
نیم خودمختار حکومت	ایسی حکومت جسے بعض اختیارات حاصل ہوں اور بعض اختیارات حاصل نہ ہوں
قومی وحدت	قومی اتحاد
التواء	ملتوی کرنا
حلف	قَسم-اوتھ(Oath)
عائلی قانون	فیملی لاز(Family Laws)-میاں بیوی کے ازدواجی معاملات سے متعلق قانون

دیرینہ	پُرانا
منبع	سرچشمہ-بڑا ذریعہ
حاکمیّت	بادشاہی-حکمرانی
آمرانہ نظام	ڈکٹیٹرشپ-جمہوری نظام کے برعکس کسی ایک فرد/جماعت/ادارے کی حکومت کا نظام
توثیق کرانا	منظوری حاصل کرنا
حزبِ مخالف	اپوزیشن
تنازعات	تنازع کی جمع-جھگڑے
تسلّط	قبضہ
ثانوی حیثیت قرار دینا	خاص اہمیت نہ دینا
دانت کھٹے کرنا	شکست سے دوچار کرنا
ہاری	کسان
مزارع	پٹے پر زمین حاصل کر کے کاشت کرنے والا کسان
نامساعد حالات	بُرے حالات
خشک سالی	قحط
مرتکز ہونا	جمع ہونا-مرکوز ہونا
رائے عامہ	عوام کی رائے
تشویش	پریشانی
خون ریز فسادات	قتل و غارت کے واقعات
رسد	سپلائی
سالمیت	وجود-بقا

Web Version of PCTB Textbook

باب 3

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سطوح	سطح کی جمع	موزوں	مُناسب
کشیدگی	تناؤ، تنازع	ناہموار	جوہموار (سیدھا) نہ ہو
نباتات	پودے، جڑی بوٹیاں	سیاحت	ٹورازم، سیروسیاحت
زیریں	نچلا	ڈھلوان	ترچھا
ماہی گیری	مچھلیاں پکڑنا	صحرا	ریگستان
برّی	زمینی	نیم حاری خطّہ	نیم گرم سرزمین
نقطۂ انجماد	وہ نقطہ جہاں پر کوئی چیز جم جاتی ہے	زمین دوز	زیرِ زمین
آبی حیات	دریا اور سمندر میں پلنے والی مخلوق	طغیانی	سیلاب
دوامی نہریں	ہمیشہ/سال بھر بہنے والی نہریں	یکسانیت	ایک جیسا ہونا
شانہ بہ شانہ	کندھے سے کندھا مِلا کر	مرطوب	نمی والا۔ تر
سرطان	کینسر	فلٹریشن پلانٹ	پانی وغیرہ صاف کرنے کا پلانٹ
		ضیاع	ضائع ہونا

باب 4

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تفریق	فرق، امتیاز	عہدے پر فائز رہنا	عہدے پر تعینات رہنا
مشاورت	مشورہ کرنا	ہراساں کرنا	خوفزدہ کرنا
حُرمت	عزّت	حقوق کا تعیّن	حقوق مقرر ہونا۔ حقوق طے ہونا
حراست میں لینا	گرفتار کرنا	ترکہ	وراثت
خوش دامن	ساس	کفالت	نان ونفقہ فراہم کرنا، دیکھ بھال کرنا
نئی جہت	نیا پہلو	منظّم کرنا	ترتیب دینا، کسی نظم میں لانا
بعینہٖ	بالکل اسی طرح	مفروضہ	فرضی خیال
بالعموم	عام طور پر		

Web Version of PCTB Textbook